*****بے خبر مسافر*****

اِک مسافر کسی علاقے کا
جو کہ دُوبائی کے سفر میں تھا

جب وہ داخل ہُوا طیارے میں
سیٹ پہلی دِکھی تو بیٹھ گیا

اُسکا اپنا ٹکٹ اکانومی
وہ تھا بزنس کلاس کا حصہ

اُس سے بولا گیا کہ اَے صاحب
یہ نہیں آپ کی جگہے صاحب

جایئے بیٹھیے وہاں صاحب
آپ کی سیٹ ہے جہاں صاحب

پر وہ بولا کہ نام رب کا ہے
یہ ہوائی جہاز سب کا ہے

Faqeer Sein

مَیں یہاں بیٹھوں کہ وہاں بیٹھوں
میری مرضی کہ میں جہاں بیٹھوں

سارے عملے نے بات کر دیکھی
کچھ ملوث ہوئے مسافر بھی

لیکن اُسکو منا نہیں پائے
یعنی پیچھے بٹھا نہیں پائے

ایک ہنگامہ ہو گیا برپا
اور اِس کشمکش سے لاپرواہ

اِک وہاں ہوسٹس پرانی تھی
حاملِ تجربہ سیانی تھی

جو کہ واقف تھی ایسی باتوں سے
ہر قبیلے کی نفسیاتوں سے

یہ کہانی جب اُس تلک پہنچی
تو وہ بولی کہ کوئی بات نہیں

Faqeer Sein

مشکل آساں بنائے دیتی ہوں
اِسکو پیچھے بٹھائے دیتی ہوں

رُخ پہ مسکان کو سجا کر کے
وہ مسافر کے پاس آتی ہے

جھک کے اندازِ رازداری میں
کان میں پھونک مار جاتی ہے

وہ مسافر اُٹھا خموشی سے
اور خود ہی چلا گیا پیچھے

سب تھے حیراں کہ ماجرا کیا ہے
آخر اُس سے کہا گیا کیا ہے

یہ چمتکار ہو گیا کیسے
گویا اندر کا معاملہ کیا ہے

ہوسٹس مسکرائی اور بولی
مَیں نے اتنا فقط کہا خاں جی

Faqeer Sein

آپ بیٹھے ہیں ایسے ڈبے میں
جو کہ لاہور تک ہی جانا ہے

اور وہ بوگی حضور پیچھے ہے
جو کہ دُوبائی کو روانہ ہے

یوں تو کہنے کو اِک لطیفہ ہے
مجھ کو لگتی ہے کچھ حقیقت بھی

میرے لوگوں کی خاصیت یہ ہے
سیدھی باتوں پہ سب اچھلتے ہیں

طیش کھاتے ہیں بے وجہ اکثر
حرفِ دانائی ہم کو کھلتے ہیں

جب بھی سیدھی طرف کہا جائے
ہم مخالف طرف کو چلتے ہیں

جس طرف دیکھئے اُسی جانب
نفرتوں کے درخت پلتے ہیں

Faqeer Sein

ظلم ہوتا ہے بے سہاروں پر
لڑکیوں کے اِسکول جلتے ہیں

کتنے ارمان ٹوٹ جاتے ہیں
کتنے خوابوں کو ہم کچلتے ہیں

اُن کی جانب کو ہجرتیں جاری
جِن کی خوشحالیوں سے جلتے ہیں

ایسا اکثر ہی سوچتا ہوں میں
کاش ایسا کبھی خدا کر دے

ہم کو خارج کرے سرابوں سے
اور حقیقت سے آشنا کر دے

پاس آ کر ہمارے کانوں کے
کوئی ایسی کھسر پھسر کر دے

ایک جملہ کہ جو اثر کر دے
اور اس رات کو سحر کر دے

Faqeer Sein

دشمنوں کی تلاش کو چھوڑیں
چھوڑیں نفرت بھرے ارادوں کو

امن کی رہگزر پہ چل نکلیں
ترک کر دیں سبھی عنادوں کو

اپنی حالت میں بہتری کر لیں
چھوڑ کر دشمنی جہادوں کو

بات ہے تو بعید از امکاں
پھر بھی مالک مِری دعا یہ ہے

ہم بھی دیکھیں سکون کی گھڑیاں
ایک سائیں کا مدعا یہ ہے

کیا پتا کب یہ خواب مر جائیں
سائیں سوچا بیاں تو کر جائیں

Faqeer Sein